DAWAT-E-ISLAMI

تذکرہ مجددِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

"سرہندشریف" کے نو حروف کی نسبت سے 9 کرامات 19

اسے ہاتھی کے پاؤں تلے کچلوا دیا جائے 20

اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی 25

حافظِ قرآن کا ادب 29

مجددِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے 11 اقوال 34

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرۂ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرانی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (44صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

100 حاجَتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قَبْر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف (Gifts) پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شبہ میرا عِلْم میرے وِصال (ظاہِری وفات) کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات (ظاہری زندگی) میں ہے۔''

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادت باسعادت

سلسلۂ عالیہ نَقْشْبَندِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی

www.dawateislami.net

نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی وِلادت باسعادت (BIRTH) ہند کے مَقام ''سرہند'' میں 971ھ/1563ء کو ہوئی۔ (زُبدۃُ المَقامات ص۱۲۷ ماخوذاً) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا نام مُبارَک: اَحمد، کُنیت: ابُوالْبرکات اور لَقَب: بدرُالدّین ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اَولاد میں سے ہیں۔

قلْعے کی تعمیر اور پانچویں جَدِّ اَمجد کی بَرَکت (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے پانچویں جدِّ اَمجد حضرتِ سیِّدُنا امام رفیعُ الدّین فاروقی سُہروردی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حضرتِ سیِّدُنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت سیِّد جلالُ الدّین بُخاری سُہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ (وفات: 785ھ) کے خلیفہ تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ہِند تشریف لائے اور سَرہِند شریف سے ''مَوضع سرائس'' پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے درخواست کی کہ ''مَوضع سرائس'' اور ''سامانہ'' کا درمیانی راستہ خطرناک ہے، جنگل میں پھاڑ کھانے والے خوفناک جنگلی جانور ہیں، آپ (وَقْت کے بادشاہ) سلطان فیروز شاہ تُغلق کو ان دونوں کے درمیان ایک شہر آباد کرنے کا فرمائیں تاکہ لوگوں کو آسانی ہو۔چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام رفیعُ الدّین سُہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے بڑے بھائی خواجہ فَتْحُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سلطان فیروز شاہ تُغلق کے حُکم پر ایک قلْعے کی تعمیر شُروع کی، لیکن عجیب حادِثہ پیش آیا کہ ایک دن میں جتنا قلْعہ تعمیر کیا جاتا دوسرے دن وہ سب ٹوٹ پھوٹ کر گر جاتا، حضرتِ سیِّدُنا مخدوم سیِّد جلالُ الدّین بُخاری

www.dawateislami.net

سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو جب اس حادِثے کا عِلْم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ امام رفیعُ الدّین سُہروردی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو لکھا کہ آپ خود جا کر قَلْعے کی بنیاد رکھیے اور اسی شہر میں سُکُونَت (یعنی مستقل قیام) فرمایئے، چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تشریف لائے قَلْعہ تعمیر فرمایا اور پھر یہیں سُکُونت اختیار فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی وِلادت باسعادت اسی شہر میں ہوئی۔ (زُبْدَۃُ الْمقامات ص۸۹ مُلَخَّصًا)

والدِ ماجد کا مقام

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الْاَحَد فاروقی چِشتی قادِری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی جیِّد عالِمِ دین اور ولیِ کامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایّامِ جوانی میں اِکْتِسابِ فیض کے لیے حضرتِ شیخ عبدُ الْقُدُّوس چِشتی صابِری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی (مُتَوَفّٰی 944ھ/1537ء) کی خدمت میں حاضِر ہوئے آستانۂ عالی پر قِیام کا ارادہ کیا لیکن حضرتِ شیخ عبدُ الْقُدُّوس چشتی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ''عُلومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد آنا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب تحصیلِ عِلْم کے بعد حاضِر ہوئے تو حضرتِ شیخ عبدُ الْقُدُّوس چشتی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی وصال فرما چکے تھے اور ان کے شہزادے شیخ رُکْنُ الدّین چِشتی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی (وفات: 983ھ/1575ء) مَسنَدِ خلافت پر جلوہ اَفروز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ شیخ عبدُ الْاَحَد فاروقی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو سلسلۂ قادِریَّہ اور چِشتیّہ میں خلافت سے مُشَرَّف فرمایا اور فصیح و بلیغ عَرَبی میں اجازت نامہ مرحمت فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کافی عرصہ سفر میں

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

رہے اور بہُت سے اَصحابِ معرِفت سے ملاقاتیں کیں، بالآخر سَرہِنْد تشریف لے آئے اور آخرِ عُمْر تک یہیں تشریف فرما ہوکر اسلامی کُتُب کا دَرْس دیتے رہے۔ فِقْہ واُصول میں بے نظیر تھے، کُتُبِ صوفیائے کِرام: **تَعَرُّف، عَوارِفُ الْمَعارِف** اور **فُصُوصُ الْحِکَم** کا دَرْس بھی دیتے تھے، بہُت سے مشائخ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اِستِفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا۔ ''سکندرے'' کے قریب ''اٹاوے'' کے ایک نیک گھرانے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا نِکاح ہوا تھا۔ امامِ ربّانی کے والِدِ محترم شیخ عبدُالْاَحد فاروقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے 80 سال کی عُمْر میں 1007ھ/1598ء میں وصال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ مُبارک سَرہِنْد شریف میں شہر کے مغرِبی جانب واقع ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کئی کُتُب تَصنیف فرمائیں جن میں **کُنُوزُ الْحَقائِق** اور **اَسرارُ التَّشَھُّد** بھی شامل ہیں۔ (سیرتِ مجدّد الفِ ثانی ص۷۷ تا۷۹ مُلَخّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

تعلیم و تربیت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنے والِدِ ماجد شیخ عبدُالْاَحد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے کئی عُلُوم حاصل کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی مَحبَّت بھی اپنے والِدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے ملی تھی، چُنانچہ فرماتے ہیں: ''اِس فقیر کو عبادتِ نافِلہ خُصوصاً نَفْل نَمازوں کی توفیق اپنے والِدِ بُزُرگوار سے ملی ہے۔'' (مَبدا و مَعاد ص٦)

www.dawateislami.net

والدِ ماجد کے علاوہ دوسرے اَساتِذہ سے بھی اِستِفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا مثلاً مولانا کمال کشمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے بعض مشکل کتابیں پڑھیں، حضرت مولانا شیخ محمد یعقوب صَرفی کشمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے کُتُبِ حدیث پڑھیں اور سَنَد لی۔ حضرت قاضی بہلول بَدَخشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے قَصیدۂ بُردہ شریف کے ساتھ ساتھ تفسیر و حدیث کی کئی کتابیں پڑھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے 17 سال کی عُمر میں عُلُومِ ظاہِری سے سَنَدِ فراغت پائی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۳۲)

جاہِل صُوفی شیطان کا مَسخرہ

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا اندازِ تدریس نہایت دل نشین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تفسیرِ بَیضاوی، بُخاری شریف، مِشکوٰۃ شریف، ہِدایہ اور شرحِ مَواقِف وغیرہ کُتُب کی تدریس فرماتے تھے۔ اَسباق پڑھانے کے ساتھ ساتھ ظاہِری و باطِنی اِصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی طَلَبہ کو نوازتے۔ عِلمِ دین کے فوائد اور اس کے حُصُول کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے عِلم و عُلَما کی اہمیّت بیان فرماتے۔ جب کسی طالبِ عِلم میں کمی یا سُستی مُلاحَظہ فرماتے تو اَحسن (یعنی بہت اچّھے) انداز میں اس کی اِصلاح فرماتے چُنانچہ حضرتِ بَدرُ الدّین سَرہِندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''میں جوانی کے عالَم میں اکثر غَلَبۂ حال کی وجہ سے پڑھنے کا ذَوق نہ پاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کمال مہربانی سے فرماتے: سبق لاؤ اور پڑھو، کیوں کہ جاہِل صُوفی تو شیطان کا مَسخرہ ہے۔'' (اَیضاً ص ۸۹ مُلَخَّصًا)

www.dawateislami.net

بیٹا ہو تو ایسا!

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تحصیلِ عِلْم کے بعد آگرہ (الھند) تشریف لائے اور دَرْس وتدریس کا سلسلہ شُروع فرمایا، اپنے وَقْت کے بڑے بڑے فاضِل (عُلَمائے کرام) آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر عِلْم وحِکْمت کے چشمے سے سیراب ہونے لگے۔ جب ''آگرہ'' میں کافی عرصہ گزر گیا تو والِدِ ماجِد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الواحِد کو آپ کی یاد ستانے لگی اور آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کو دیکھنے کے لیے بے چین ہوگئے، چُنانچِہ والِدِ محترم طویل سفر فرماکر آگرہ تشریف لائے اور اپنے لختِ جگر (یعنی مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی) کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ آگرہ کے ایک عالِم صاحب نے جب اُن سے اس اچانک تشریف آوری کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا: شیخ احمد (سرہندی) کی ملاقات کے شوق میں یہاں آگیا، چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کا میرے پاس آنا مشکِل تھا اس لئے میں آگیا ہوں۔

(زُبْدَۃُ الْمقامات ص۱۳۳ مُلَخَّصًا)

باپ دیکھے اَولاد ثواب کمائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرمانبردار اور نیک اَولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہوتی ہے۔ جس طرح والدین کی مَحَبَّت بھری نظر کے ساتھ زیارت سے اَولاد کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اسی طرح جس اَولاد کی زیارت سے والِدَین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، ایسی اَولاد کے لیے بھی غلام آزاد کرنے کے ثواب کی بِشارَت ہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے**

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب باپ اپنے بیٹے کو ایک نظر دیکھتا ہے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' بارگاہِ رسالت میں عَرض کی گئی: اگرچِہ باپ تین سو ساٹھ (360) مرتبہ دیکھے؟ ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا ہے۔'' (مُعجَم کبیر ج ۱۱ ص ۱۹۱ حدیث ۱۱۶۰۸) یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔

حضرتِ علّامہ عبدُالرّءُوف مُناوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ جب اَصْل (باپ) اپنی فَرْع (بیٹے) پر نظر ڈالے اور اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرتے دیکھے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کی مِثْل ثواب ملتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بیٹے نے اپنے رب تعالٰی کو راضی بھی کیا اور باپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک بھی پہنچائی کیونکہ باپ نے اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں دیکھا ہے۔ (اَلتّیسیر ج ۱ ص ۱۳۱)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کا حُلیہ مبارَک

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی رنگت گندُمی مائل بہ سفیدی تھی، پیشانی کُشادہ اور چہرۂ مُبارک خوب ہی نُورانی تھا۔ اَبرو دراز، سیاہ اور باریک تھے۔ آنکھیں کُشادہ اور بڑی جبکہ بِنِی (یعنی ناک) باریک اور بُلند تھی۔ لب (یعنی ہونٹ) سرخ اور باریک، دانت موتی کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور چمکدار تھے۔ رِیش (یعنی داڑھی) مُبارک خوب گھنی، دراز اور مُرَبَّع (یعنی چوکور) تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دراز قد اور نازک جسم تھے۔ آپ کے جسم پر مکّھی نہیں بیٹھتی تھی۔ پاؤں کی ایڑیاں صاف اور چمک دار تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایسے نفیس (یعنی صاف سُتھرے) تھے

www.dawateislami.net

کہ پسینے سے ناگوار بُو نہیں آتی تھی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ١٧١ مُلَخَّصاً)

سنّتِ نکاح

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے والِدِ ماجِد حضرت شیخ عبدُالْاَحَد فاروقی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو آگرہ (الھند) سے اپنے ساتھ سَرہِنْد لے جارہے تھے، راستے میں جب تھانیسر (تھا۔نے۔سَر) پہنچے تو وہاں کے رئیس شیخ سلطان کی صاحبزادی سے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا عَقْدِ مَسنون (یعنی سنّتِ نکاح) کروادیا۔

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی حنَفی ہیں

حضرت سیِّدُنا امامِ ربّانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سِراجُ الْاَئِمَّہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ نُعمان بن ثابِت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُقَلِّد ہونے کے سبب حَنَفی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرم سے بے انتہا عقیدت ومَحَبَّت رکھتے تھے۔ چُنانچِہ

شانِ امام اعظم بزبانِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُزُرگوں کے بُزُرگ ترین امام، امامِ اَجَلّ، پیشوائے اکمل ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بُلندیِ شان کے متعلِّق میں کیا لکھوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تمام اَئِمَّۂ مُجْتَہِدین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین میں خواہ وہ امامِ شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہوں یا امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ یا پھر امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان سب میں سب سے بڑے عالِم اور سب سے زیادہ وَرَع

www.dawateislami.net

وتقوٰی والے تھے۔ امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِیْ حَنِيْفَة یعنی: تمام فُقَہا امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔ (مَبْدا ومَعاد ص ۴۹ مُلَخَّصًا)

اجازت و خِلافت

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو مختلف سَلاسِلِ طریقت میں اجازت وخِلافت حاصل تھی: ﴿۱﴾ سلسلۂ سُہروردِیّہ کُبرَوِیّہ میں اپنے استادِ محترم حضرتِ شیخ یعقوب کشمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصِل فرمائی ﴿۲﴾ سلسلۂ چِشتِیّہ اور قادِرِیّہ میں اپنے والدِ ماجِد حضرتِ شیخ عبدُالْاَحد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت و خِلافت حاصل تھی ﴿۳﴾ سلسلۂ قادِرِیّہ میں کیتھلی (مضافاتِ سَرہند) کے بُزُرگ حضرت شاہ سکندر قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصل تھی ﴿۴﴾ سلسلۂ نقشبندِیّہ میں حضرتِ خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصل فرمائی۔ (سیرتِ مجدّدِ الفِ ثانی ص۹۱) حضرتِ مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے تین سلسلوں میں اِکْتِسابِ فیض کا یوں ذِکْر فرمایا ہے: ''مجھے کثیر واسطوں کے ذَرِیْعے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِرادت حاصل ہے۔ سلسلۂ نقشبندیّہ میں 21، سلسلۂ قادِرِیّہ میں 25 اور سلسلۂ چِشتِیّہ میں 27 واسطوں سے۔'' (مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفترِ سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۸۷ ج ۲ ص ۲۶)

پیرو مُرشِد کا ادب واحترام (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود ِپاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود ِپاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلٰی)

نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کا بے حد ادب واحترام فرمایا کرتے تھے اور حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بھی آپ کو بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چُنانچِہ ایک روز حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی حُجرہ شریف میں تخت پر آرام فرمارہے تھے کہ حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ دوسرے دَرویشوں کی طرح تنِ تنہا تشریف لائے۔ جب آپ حُجرے کے دَروازے پر پہنچے تو خادِم نے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو بیدار کرنا چاہا مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سختی سے مَنْع فرمایا دیا اور کمرے کے باہَر ہی آپ کے جاگنے کا انتِظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی آنکھ کُھلی باہَر آہٹ سُن کر آواز دی کون ہے؟ حضرت خواجہ باقی بِاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: فقیر، محمد باقی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ آواز سنتے ہی تخت سے مُضْطَرِبانہ (یعنی بے قراری کے عالم میں) اٹھ کھڑے ہوئے اور باہَر آکر نہایت عجزوانکساری کے ساتھ پیر صاحِب کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۱۵۳ مُلَخَّصاً)

مَزار شریف پر حاضِری

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی مرکزُ الْاولیا لاہور میں تھے کہ 25 جُمادَی الْاٰخِرہ 1012ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پیرو مُرشِد حضرتِ سیِّدُنا خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا دہلی میں وصال ہوگیا۔ یہ خبر پہنچتے ہی آپ فوراً دہلی روانہ ہوگئے۔ دہلی پُہُنچ کر مزارِ پُرانوار کی زِیارت کی، فاتحہ خوانی اور اہلِ خانہ کی تعزِیَت سے

www.dawateislami.net

فارغ ہو کر سرہند شریف لائے۔ (ایضاً ص ۱۵۹،۳۲ مُلَخَّصًا)

نیکی کی دعوت کا آغاز

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے یوں تو قیامِ آگرہ کے زمانے ہی سے نیکی کی دعوت کا آغاز کر دیا تھا، لیکن 1008ھ میں حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سے بَیْعَت کے بعد باقاعدہ کام شُروع فرمایا۔ عَہدِ اکبری کے آخری سالوں میں مرکزُ الاولیا لاہور اور سرہند شریف میں رہ کر خاموشی اور دُور اندیشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے اُس وَقْت علانیہ کوشش کرنا موت کو دعوت دینے کے مُترادِف تھا۔ جابِرانہ اور قاہِرانہ حکومت کے ہوتے ہوئے خاموشی سے کام کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا لیکن حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے یہ خطرہ مول لے کر اپنی کوششیں جاری رکھیں اور حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مکّی زندگی کے ابتدائی دور کو پیشِ نظر رکھا۔ جب دَورِ جہانگیری شُروع ہوا تو مَدَنی زندگی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے برملا کوشش کا آغاز فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے نیکی کی دعوت اور لوگوں کی اِصلاح کے لیے مختلف ذرائع استعمال فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سنّتِ نبوی کی پیروی میں اپنے مُریدوں، خُلَفا اور مکتوبات کے ذَرِیعے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔ (سیرتِ مجدِّدِ الفِ ثانی ص ۱۵۷ ملخصًا)

امامِ غزالی کے گستاخ کو ڈانٹا (حکایت)

ایک مرتبہ ایک شَخْص حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے سامنے

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

فَلاسِفہ کی تعریف کرنے لگا، اس کا انداز ایسا تھا کہ جس سے عُلَمائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کی توہین لازِم آتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے فَلاسِفہ کے رد میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی سنایا تو وہ شخص مُنہ بگاڑ کر کہنے لگا: غزالی نے نامعقول بات کہی ہے، **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کی شان میں گستاخانہ جملہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو جلال آگیا! فوراً وہاں سے اٹھے اور اُسے ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر اہلِ عِلْم کی صُحبت کا ذَوق رکھتے ہو تو ایسی بے ادبی کی باتوں سے اپنی زَبان بند رکھو۔'' (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص ۱۳۱)

گستاخ کا عبرتناک انجام (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مسلمان کی تحقیر دنیا و آخرت دونوں ہی کے لیے نقصان دہ ہے لیکن بُزُرگانِ دین کی گستاخی کی سزا بعض اوقات دنیا میں ہی دی جاتی ہے تاکہ ایسا شخص لوگوں کے لیے عبرت کا سامان بن جائے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا تاجُ الدّین عبدُالْوہّاب بن علی سُبکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک فَقیہ (یعنی عالم دین) نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے فِقہِ شافعی کے دَرْس میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کو بُرا بھلا کہا، میں اس پر بہُت غمگین ہوا، رات اسی غم کی کیفیّت میں نیند آگئی۔ خواب میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کی زیارت ہوئی، میں نے بُرا بھلا کہنے والے شخص کا ذِکْر کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''فکر مت کیجیے، وہ کل مر

www.dawateislami.net

جائے گا۔'' صُبح جب میں حلقۂ درس میں پہنچا تو اس شخص کو ہشّاش بشّاش (یعنی بھلا چنگا) دیکھا مگر جب وہ وہاں سے نکلا تو گھر جاتے ہوئے راستے میں سُواری سے گرا اور زخمی ہوگیا، سورج غُروب ہونے سے قبل ہی مرگیا۔ (اِتحافُ السّادَة لِلزَّبِیدی ج۱ ص۱٤)

شوقِ تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سفر میں تلاوتِ قراٰنِ کریم فرماتے رہتے، بسا اوقات تین تین چار چار پارے بھی مکمّل فرمالیا کرتے تھے۔ اس دَوران آیتِ سجدہ آتی تو سواری سے اتر کر سجدۂ تلاوت فرماتے۔ (زُبدَةُ المَقامات ص۲۰۷ مُلَخَّصًا)

سنّت پر عمل کا انعام (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی دیگر مُعاملات کی طرح سونے جاگنے میں بھی سنّت کا خیال فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار رَمَضانُ الْمبارک کے آخری عَشرے میں تراویح کے بعد آرام کے لیے بے خیالی میں بائیں (LEFT) کروٹ پر لیٹ گئے، اتنے میں خادِم پاؤں دبانے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ کو اچانک خیال آیا کہ ''دائیں (RIGHT) کروٹ پر لیٹنے کی سنّت'' چھوٹ گئی ہے۔ نَفْس نے سُستی دلائی کہ بُھولے سے ایسا ہوجائے تو کوئی بات نہیں ہوتی لیکن آپ رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ اُٹھے اور سنّت کے مُطابِق دائیں (یعنی سیدھی) کروٹ پر آرام فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس سنّت پر عمل کرتے ہی مجھ پر عنایات، برکات اور سلسلے کے اَنوار کا ظُہور ہونے لگا اور آواز آئی:

www.dawateislami.net

''سنّت پر عمل کی وجہ سے آپ کو آخرت میں کسی قسم کا عذاب نہ دیا جائے گا اور آپ کے پاؤں دبانے والے خادِم کی بھی مغفِرت کر دی گئی۔'' (ایضاً ص ۱۸۰ مُلَخَّصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سنّت پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں۔ اگر ہم بھی سنّت کے مُطابِق سونے کی عادت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکات نصیب ہوں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک بندوں کی خدمت کرنا بھی بَہُت بڑی سعادت کا باعث ہوتا ہے۔

سونے، جاگنے کے 5 مَدَنی پھول

❁ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ❁ سنّت یوں ہے کہ ''قُطْب تارے (یعنی شِمال) کی طرف سر کرے اور سیدھی کروٹ پر سوئے کہ سونے میں بھی مُنہ کعبے کو ہی رہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۸۵) دنیا میں ہر جگہ قُطْب تارہ شِمال کی جانب نہیں پڑے گا لہٰذا دُنیا کے کسی بھی حصّے میں سوئیں اور سر یا پاؤں کسی بھی سَمت ہوں بس ''سیدھی کروٹ اس طرح سوئیں کہ چِہرہ قِبلے کی طرف رہے'' سنّت ادا ہو جائے گی ❁ **جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) **بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 436** پر ہے: (نیند سے بیدار ہو کر) اُسی وقت پکّا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقوٰی کریگا کسی کو

www.dawateislami.net

ستائے گا نہیں ❁ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ❁ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے کہ بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نَماز ہے۔'' (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

مغفِرت کی بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک بار تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا: ایک دن میں اپنے رُفَقا کے ساتھ بیٹھا اپنی کمزوریوں پر غور و فکر کر رہا تھا، عاجِزی و انکساری کا غَلَبہ تھا۔ اِسی دَوران بمصداقِ حدیث: '' مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے انکِساری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''[1] ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے خِطاب ہوا: ''غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْبِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃ یعنی میں نے تم کو بَخش دیا اور قِیامت تک پیدا ہونے والے ان تمام لوگوں کو بھی بَخش دیا جو تیرے وسیلے سے بالواسطہ یا بِلاواسطہ مجھ تک پہنچیں۔'' اس کے بعد مجھے حُکم دیا گیا کہ میں اس بِشارت کو ظاہر کر دوں۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۱۰۴ مُلَخَّصًا)

ثواب کا تُحفہ (حِکایت)

حضرتِ امامِ رَبّانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے سفر و حَضَر کے خادِم حضرت حاجی حبیب احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ''اجمیر

[1] شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰

www.dawateislami.net

شریف'' قیام کے دوران ایک دن میں نے 70 ہزار بار کلمۂ طیِّبہ پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے 70 ہزار بار کلمہ شریف پڑھا ہے اُس کا ثواب آپ کی نَذر کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اگلے روز فرمایا: کل جب میں دُعا مانگ رہا تھا تو میں نے دیکھا: فِرِشتوں کی فوج اُس کلمۂ طیِّبہ کا ثواب لے کر آسمان سے اتر رہی ہے ان کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: اس خَتْم کا ثواب میرے لیے نہایت مُفید ثابت ہوا۔ انہی حاجی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے مجھ سے فرمایا: میں نے جو کچھ بتایا اس پر تعجُّب نہ کرنا، میں اپنا حال بھی تمہیں بتاتا ہوں: میں روزانہ تہجُّد کے بعد پانچ سو مرتبہ کلمۂ طیِّبہ پڑھ کر اپنے مرحوم بچّوں محمد عیسیٰ، محمد فرُّخ اور بیٹی اُمِّ کُلثوم کو ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ہر رات ان کی روحیں کلمۂ طیِّبہ کے خَتْم کے لیے آمادہ کرتی تھیں۔ جب تک میں تہجُّد کی ادائیگی کے بعد کلمۂ طیِّبہ کا خَتْم نہ کرلیتا وہ روحیں میرے اردگرد اسی طرح چکّر لگاتی رہتی جیسے بچّے روٹی کے لیے ماں کے گرد اُس وَقْت تک منڈلاتے رہتے ہیں جب تک انہیں روٹی نہ مل جائے۔ جب میں کلمۂ طیِّبہ کا ایصالِ ثواب کر دیتا تو وہ روحیں واپس لوٹ جاتیں۔ مگر اب کثرتِ ثواب کی وجہ سے وہ مَعمور ہیں اور اب اُن کا آنا نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۵ مُلَخَّصًا)

حِکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول

۞ زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے ۞ مُردے اپنے عزیز و اقارِب اور

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

دوست اَحباب کی طرف سے ایصالِ ثواب کے منتظر رہتے ہیں ۞ مُردوں کو ثواب پہنچتا ہے اور وہ ثواب پا کر مطمئن ہو جاتے ہیں ۞ ایصالِ ثواب کرنا اولیائے کرام کا طریقہ رہا ہے۔

ہزار دانے والی تَسْبِیح

حضرتِ حاجی حبیب احمد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَحَد فرماتے ہیں: جس دن میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو کلمۂ طیِّبہ کا ثواب نَذْر کیا اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے لیے ایک ہزار دانے والی تَسبیح بنوائی اور تنہائی میں اس پر کلمۂ طیِّبہ کا وِرْد فرمانے لگے۔ شبِ جُمُعہ کو خاص طور پر مُریدین کے ہمراہ اُسی تَسبیح پر ایک ہزار دُرُود شریف کا وِرْد فرمایا کرتے۔ (حَضَراتُ القُدْس، دفتر دُوُم ص ۹۶)

بی بی عائِشہ کے ایصالِ ثواب کی حِکایت

امامِ ربّانی، حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب حُضُور سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم و حضرتِ خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزّہرا و حضرات حَسَنَین کریمین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کی اَرواحِ مقدّسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت بابَرَکت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری جانب متوجِّہ نہ ہوئے اور چہرۂ انور دوسری جانب

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابنِ بشکوال)

پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا: ''میں **عائشہ** کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) **عائشہ** کے گھر بھیجا کرے۔'' اس وَقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے توجُّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو شریکِ طَعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بلکہ تمام اُمَّھاتُ الْمؤمِنین رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ کو بلکہ سب اہلِ بیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہلِ بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (مکتوباتِ امام ربّانی، دفتر دوم حصّہ ششم مکتوب ۳۶ ج ۲ ص ۸۵) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام عورتوں میں سب سے پیاری بی بی عائِشہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے ان کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب مَحدود بُزُرگوں کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہیے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔[1] یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے آقا، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے **بے حد** اُنسیت رکھتے ہیں۔ ''بُخاری'' شریف کی

[1] مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے رسالہ ''فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ (صفحات 28)'' ہدیَّۃً حاصل کرکے پڑھئے۔

www.dawateislami.net

روایت ہے، حضرت سیّدُ نا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جب ''غَزوۂ سَلاسِل'' سے واپس لوٹے تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مَحبوب کون ہے؟ فرمایا: (عورتوں میں) عائشہ۔ انہوں نے پھر عرض کی: مَردوں میں؟ فرمایا: ان کے والد (یعنی حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ)۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۱۹ حدیث ۳۶۶۲)

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی اُس حریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ اُن کی پُرنُور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولی ولی کو پہچانتا ہے (حکایت)

حضرتِ سیّدُنا مُجدّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی جن دنوں مرکزُ الاولیا لاہور میں قیام پذیر تھے اس دَوران ایک سبزی فروش آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہِ عالی میں حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اس کے جانے کے بعد آپ سے عَرض کی گئی: وہ تو سبزی فروش تھا! (اس کی ایسی تعظیم؟) ارشاد فرمایا: وہ اَبدال (یعنی وَلِیُّ اللہ) ہیں، خود کو چُھپانے کے لیے یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۹۸)

''سرہند شریف'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے 9 کرامات

﴿۱﴾ ایک وَقت میں دس گھروں میں تشریف آوری (حِکایت)

حضرتِ سیّدُنا مُجدّدِ اَلفِ ثانی شیخ احمد سرہندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو دس مُریدوں میں

www.dawateislami.net

سے ہر ایک نے ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں ایک ہی دن اِفْطار کی دعوت دی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سب کی دعوت قَبول فرمالی، جب غُروبِ آفتاب کا وَقْت ہوا تو ایک ہی وَقْت میں سب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ روزہ اِفْطار فرمایا۔ (جامع كرامات الاولياء للنبهانی ج ۱ ص ۵۵۶)

﴿۲﴾ فوراً بارِش بند ہو گئی (حِکایت)

ایک مرتبہ بارِش برس رہی تھی تو حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بارِش سے اِرشاد فرمایا: **''فُلاں وَقْت تک رُک جا!''** چُنانچہ بارِش اُسی وَقْت تک تھم (یعنی رُک) گئی۔ (ایضاً ج ۱ ص ۵۵٦)

﴿۳﴾ اِسے ہاتھی کے پاؤں تلے کُچلوا دیا جائے (حِکایت)

ایک امیرزادے سے بادشاہ ناراض ہوگیا اور اسے مرکزُ الْاولیا لاہور سے سرہِند طَلَب کیا۔ اس کے بارے میں یہ حُکم جاری کیا کہ جیسے ہی یہ آئے تو اسے ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کُچلوا دیا جائے۔ وہ امیرزادہ جب سرہِند پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوکر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اپنی نَجات کے لیے عَرض گزار ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کچھ دیر مُراقبہ کیا پھر فرمایا: بادشاہ کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ وہ تم پر مہربان ہوگا۔ اس امیرزادے نے عَرض کی: عالیجاہ! آپ لکھ کر دے دیجیے تاکہ یہ تحریر میری تسکینِ قَلبی (یعنی دل کے سکون) کا سامان ہو۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اس کی تسلّی کے لیے یہ تحریر فرمایا: ''یہ شَخْص بادشاہ کے غصّے کے خوف

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جوایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

سے یہاں آیا ہے لہٰذا اِس فقیر نے اپنی ضَمانت میں لے کر اسے اس مصیبت سے رہائی دے دی۔'' وہ امیر زادہ جیسے ہی بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے اِرشاد کے مطابِق بادشاہ نے اُسے دیکھا تو مُسکرایا اور نصیحت کے طور پر چند باتیں کہیں اور نہایت مہربانی کے ساتھ اِنعام واِکرام سے نواز کر رُخصت کردیا۔ (حَضَراتُ الْقُدُس، دفتر دُوُم ص ۱۷۰ ملخّصاً)

﴿۴﴾بچّے کے بارے میں غیبی خبر دی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ایک عزیز کے ہاں بیٹا پیدا تو ہوتا لیکن چھوٹی عُمر میں ہی فوت ہو جاتا۔ ایک بار جب بیٹا پیدا ہوا تو وہ بچّے کو لے کر آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا اور سارا ماجِرا سنایا اور عرض کی کہ ہم نے مَنَّت مانی ہے کہ اگر یہ بچّہ بڑا ہوا تو ہم اسے آپ کی غلامی میں دے دیں گے۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اس کا نام عبدُ الْحق رکھو، یہ زندہ رہے گا اور بڑی عُمر پائے گا، لیکن ہر ماہ حضرت خواجہ بہاءُ الدّین نقشبند عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی نیاز دلواتے رہو۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فرمان کی بَرَکت سے وہ بچّہ بڑی عُمر کو پہنچا۔ (ایضاً ص ۲۰۰ ملخّصاً)

﴿۵﴾دل کی بات جان لی! (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ایک مُرید کا بیان ہے کہ میں چُھپ کر اَفیُون کھایا کرتا تھا اور اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ ایک دن میں آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ہمراہ جا رہا تھا تو آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

بات ہے میں تمہارے دل میں تاریکی (یعنی اندھیرا) دیکھتا ہوں؟ میں نے اِقرار کیا کہ میں چُھپ کر اَفیون کھاتا ہوں لیکن اب اس سے توبہ کرتا ہوں۔ (ایضاً)

﴿۶﴾ مانگ کیا منگتا ہے؟ (حِکایت)

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تنہائی میں تشریف فرما تھے اور ایک نومسلم (یعنی نیا مسلمان) آپ کی خدمتِ بابَرَکت میں موجود تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے؟ جو مانگے گا وُہی ملے گا۔'' اُس نے عرض کیا: ''عالیجاہ! میرا بھائی اور والِدہ اپنے کُفر میں بڑی شدّت (یعنی سختی) رکھتے ہیں، میری بَہُت کوشش کے باوُجُود وہ اسلام قَبول نہیں کرتے، آپ توجُّہ فرما دیجئے کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔'' فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہئے؟ عرض کی: آپ کی توجُّہ سے مجھے بھلائیاں مل جائیں گی، لیکن ابھی یِہی خواہش ہے کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔ فرمایا: ''وہ بَہُت جلد مسلمان ہوجائیں گے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فرمانے کے تیسرے دن اس کا بھائی اور والِدہ دونوں سرہِند شریف آکر مُشَرَّف بہ اسلام ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۰۳ مُلَخَّصاً) **اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿۷﴾ مُرید کی مدد فرمائی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مُرید خاص سیِّد جمال ایک روز

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر دُرود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

کسی وادی سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک شیر سامنے آ گیا! اُن کے قدم وہیں جم گئے، آناً فاناً اپنے مُرشِد حضرتِ مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی کی بارگاہ میں عَرض کی: بچایئے! اُسی وَقْت حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ہاتھ میں عَصا (STICK) تھامے اپنے مُرید کی دَسْت گیری (یعنی مدد) کے لیے تشریف لے آئے، شیر کو عَصا مارا، جب سیِّد جمال صاحب نے آنکھ کھولی تو شیر کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور حضرتِ مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی بھی تشریف لے جا چکے تھے۔ (زُبْدَۃُ الْمقامات ص ۲۶۳ مُلَخَّصاً)

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتّے　　شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸﴾ بد عقیدگی کا خواب میں علاج فرمادیا (حِکایت)

ایک شخص بعض صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بِالْخُصوص حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کینہ رکھتا تھا۔ ایک دن وہ ''مکتوباتِ امامِ ربّانی'' کا مُطالعہ کر رہا تھا، کہ اس میں یہ عبارت پڑھی: ''حضرتِ سیِّدُنا امامِ مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بُرا کہنے کو حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔'' تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے رنجیدہ ہو گیا اور (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) مکتوبات شریف کی کتاب زمین پر پھینک دی۔ جب وہ شخص سویا تو حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اُس کے خواب میں تشریف لے

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پردرود پڑھ کراپنی مجالس کو آراستہ کروکہ تمہارادرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیےنور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

آئے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نہایت جلال میں اس کے دونوں کان پکڑ کر فرمانے لگے: ''تو ہماری تحریر پر اعتِراض کرتا اور اسے زمین پر پھینکتا ہے! اگر تو میرے قَول (یعنی بات) کو معتبر نہیں سمجھتا تو آ! تجھے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہی کے پاس لے چلوں، جن کی خاطر تو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا کہتا ہے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اسے ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک نُورانی چہرے والے بُزُرگ تشریف فرما تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے نہایت عاجِزی سے اُس بُزُرگ کو سلام کیا پھر اس شخص کو نزدیک بلا کر فرمایا: یہ تشریف فرما بُزُرگ حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں، سُن! کیا فرماتے ہیں۔ اُس شخص نے سلام کیا، سیِّدُنا شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اسے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا: خبردار! رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابہ سے کَدُورَت (یعنی رنجش) نہ رکھو، ان کے بارے میں کوئی گستاخانہ جُملہ زُبان پر نہ لاؤ۔ پھر حضرتِ مجدّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی جانب اشارہ کرکے اُس سے فرمایا: ''ان کی تحریر سے ہرگز نہ پھرنا (یعنی مخالفت مت کرنا)۔'' اس نصیحت کے بعد بھی اس کے دل سے صَحابۂ کرام کا کینہ دور نہ ہوا تو مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا۔ یہ فرما کر حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے تھپڑ رسید کرنے کا فرمایا، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے گُدّی پر تھپڑ مارا تو دل سے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی ساری کَدُورت (یعنی نفرت) دُھل گئی۔ جب

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

وہ بیدار ہوا تو اس کا دل صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبّت سے مَعمور تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مَحبّت بھی سو گنا زیادہ بڑھ چکی تھی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص۱۶۷ مُلَخَّصًا)

﴿۹﴾اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنے اِنتِقال سے بَہُت پہلے ہی اپنی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا سے فرما دیا تھا کہ مجھ پر ظاہِر کر دیا گیا ہے کہ میرا اِنتِقال تم سے پہلے ہوجائے گا چُنانچِہ ایسا ہی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان سے پہلے وِصال (یعنی اِنتِقال) فرما گئے۔ (ایضاً ص۲۰۸ مُلَخَّصًا)

مِٹّی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ (حکایت)

سلسلۂ عالیہ نَقشبَندِیّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک دن عام بیتُ الخَلا میں بھنگی کے پاس صَفائی کیلئے گندگی سے آلود بڑا سا مِٹّی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، **اللہ** کَندَہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکّن والا دَستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دَستِ مبارَک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اِلہام فرمایا گیا: ”جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا وآخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے

www.dawateislami.net

تھے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصِل ہوا جو سو سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصِل نہ ہوسکتا تھا۔'' (ایضاً ص١٠٦)

سادہ کاغَذ کا بھی اَدَب

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد سَرہِندی اَلْمعروف مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سادہ کاغَذ کا بھی احترام فرماتے تھے، چُنانچِہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہوکر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے: معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغَذ ہے۔ (زُبدَۃُ الْمَقامات ص١٩٤)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغَذ کا بھی اَدَب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قراٰن وحدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حِکایت میں حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی کُھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغَذ کا ظاہِری طور پر بِن دیکھے پتا چل گیا اور آپ نیچے اُتر آئے تا کہ غلاموں کو بھی کاغذات کے اَدَب کی ترغیب ملے۔ ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 411 پر ہے: ''کاغَذ سے اِستِنجا مَنْع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا ابوجہل ایسے کافِر کا نام لکھا ہو۔''

حُرُوف کی تعظیم کی جائے

فتاوٰی رضویہ شریف میں ہے: ''ہمارے عُلَما تَصرِیح (یعنی واضح طور پر) فرماتے ہیں کہ

www.dawateislami.net

نفسِ حُرُوف قابلِ اَدَب ہیں اگرچِہ جُدا جُدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وَصلی (کاغذ) پر خواہ ان میں کوئی بُرا نام لکھا ہو جیسے فِرعَون، ابوجَہل وغیرہُما تاہم حُرُوف کی تَعظِیم کی جائے اگرچِہ اِن کافِروں کا نام لائق اِہانت وتَذلِیل ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۳۶) خود ابوجَہل کی کوئی تعظیم نہیں کہ یہ تو سَخْت کافِر تھا مگر چُونکہ لفظِ ''ابوجَہل'' کے تمام حُرُوفِ تَہَجّی (اب وج ہ ل) قُرانی ہیں۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظ ''ابوجَہل'' کے حُرُوف کی (نہ کہ شخصِ ابوجَہل کی) ان معنوں پر تَعظِیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اِجازَت نہیں۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ''جب فِرعَون یا ابوجَہل کا نام کسی ہَدَف یا نشانے پر لکھا ہو تو (نشانہ بنا کر) اِن کی طرف تیر پھینکنا مَکْرُوہ ہے کہ اِن حُرُوف کی بھی عزّت و توقیر ہے۔'' (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۳) اَلْبتَّہ ٹِشو پیپر سے ہاتھ پونچھنے یا ٹائلٹ پیپر سے جائے اِستِنْجا خشک کرنے کی عُلَمائے کرام اِجازَت دیتے ہیں کیونکہ یہ اِسی کام کیلئے تیّار کئے جاتے ہیں اور ان پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔

جوانی کیسے گزاریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُمر کا کوئی سا بھی حصّہ ہو، نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں لگے رہنے میں بھلائی نہیں اور نَفْس کی شرارت جوانی کے زمانے میں تو عُروج (یعنی بُلندی) پر ہوتی ہے، نَفْس کو عِلْم وعمل کی لگام ڈال کر اس کی تربیت کرنے کا یِہی وَقْت ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے بھی اس جانب توجُّہ دلائی ہے چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ''جوانی کی ابتِدا جس طرح ہوا و ہَوس (یعنی خواہشات کے اُبھرنے) کا وَقْت ہے، اسی طرح عِلْم وعَمل کو اپنانے کا بھی یِہی وَقْت ہے، جوانی میں کی جانے والی عبادات بُڑھاپے کی عبادات سے افضل ہیں۔'' (مکتوباتِ امامِ ربانی، دفترِ سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۳۵ ج ۲ ص ۸۷ ملخّصا)

جوانی نعمتِ خداوَندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایّامِ جوانی کے اَوقات کی قَدْر دانی بَہُت ضَروری ہے کیونکہ **جوانی** میں انسان کے اَعضا مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اَحکام وعبادات کی بجا آوری، خوش اُسلوبی کے ساتھ ممکن ہوتی ہے، بُڑھاپے میں یہ بہاریں کہاں نصیب! اُس وقْت تو مسجِد تک جانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدّت برداشت کرنے کی بھی ہِمّت نہیں رہتی، نَفْل تو کُجا فرض روزے پورے کرنے بھی بھاری پڑ جاتے ہیں۔ جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بَہُت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت ملے اُسے اِس کی قَدْر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وَقْت عبادت واِطاعت میں گزارنا چاہئے، اوقات کے اَنمول ہیروں کو نَفْع مند بنانا چاہئے۔ حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نَقْل فرماتے ہیں: ''جوانی کی عبادت بُڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وَقْت جوانی ہے۔ شِعْر

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

وَقْت کی قَدْر کرو، اسے غنیمت جانو، گیا وَقْت پھر ہاتھ آتا نہیں۔'' (مراٰۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۶۷)

www.dawateislami.net

حافِظِ قراٰن کا ادب

ایک مرتبہ ایک حافِظ صاحب حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے پاس بیٹھ کر قراٰنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے جب ان کی طرف نگاہ فرمائی تو دیکھا کہ جس جگہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تشریف فرما ہیں وہ جگہ حافِظ صاحِب والی جگہ سے تھوڑی اُونچی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فوراً اپنی نِشَسْت (یعنی بیٹھک) نیچی کر دی۔

(زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۱۹۵)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کے 40 معمولات

۞ سَفَر ہو یا حَضَر، سردی ہو یا گرمی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ آدھی رات کے بعد بیدار ہو جاتے اور مَسنون دعائیں پڑھتے ۞ پابندی سے تہَجُّد ادا فرماتے اور تہَجُّد میں طویل قِراءَت کرتے ۞ قِبلہ رُو بیٹھ کر وُضو فرماتے اور ۞ وُضو میں کسی سے مدد نہ لیتے ۞ وُضو میں مِسواک فرماتے، فراغت کے بعد کاتِب (یعنی لکھنے والے) کی طرح مِسواک کبھی کان پر لگا لیتے اور کبھی خادِم کے سِپُرد فرما دیتے ۞ وُضو کے دَوران تمام سُنَن و مُسْتَحبّات کا خوب خیال فرماتے ۞ اَعضائے وُضو دھوتے وَقْت اور وُضو کے بعد مَسنون دعائیں پڑھتے ۞ نَماز کے لئے عُمدہ لباس زیبِ تن فرماتے اور نہایت وقار کے ساتھ نَماز کی ادائیگی کے لئے تیّار ہو جاتے ۞ نَمازِ فَجْر کی سنّتیں گھر میں ادا فرماتے ۞ فَجْر کے فرض مسجِد میں جماعتِ کثیرہ (یعنی بَہُت بڑی جماعت) کے ساتھ ادا فرماتے ۞ نَماز سے فراغت کے بعد مَسنون دعائیں پڑھتے،

www.dawateislami.net

پھر دائیں یا بائیں جانب رُخ فرما کر دعا فرماتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے ❁ نماز کے بعد ذِکر، تلاوتِ قرآن کریم کا حلقہ قائم کرتے اور ابتِدائی طالب علموں کی تربیت فرماتے ❁ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اکثر خاموش رہا کرتے ❁ بعض اوقات آپ پر گریہ (یعنی رونا) طاری ہو جاتا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جایا کرتا (یعنی خوب روتے) ❁ نَمازِ چاشْت پابندی سے ادا فرماتے ❁ آپ نہایت ہی کم کھانا تناوُل فرماتے ❁ کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھتے ❁ (دن میں) کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ فرماتے ❁ اذان سُن کر جواب دیتے ❁ نمازِ ظُہر کے بعد پھر ذِکرِ الٰہی کا حلقہ قائم کرتے، اس کے بعد ایک دو سبق کی تدریس فرماتے ❁ تَحِیَّۃُ الْمَسجِد پابندی سے ادا فرماتے ❁ نَمازِ مغرِب کے بعد اَوّابین کے چھ نوافِل ادا فرماتے ❁ نمازِ وِتْر کی ادائیگی کے بعد سنّت کے مُطابِق قبلہ رُخ ہو کر سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر آرام فرما ہوتے ❁ سورج یا چاند گرہن ہونے پر نَمازِ کُسُوف وخُسُوف ادا فرماتے ❁ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرے میں اعتِکاف فرماتے ❁ ذُوالْحِجّہ کے ابتدائی عَشرے (یعنی شُروع کے دس دن) میں مخلوق سے کَنارہ کش ہو کر عبادت کا اہتِمام فرماتے ❁ کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتے اور خُصوصاً شبِ جُمُعہ مُریدوں کے ساتھ مل کر ایک ہزار دُرُودِ پاک کا نذرانہ بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ❁ سفر وحضر میں تراویح کی مکمّل بیس رَکعتیں خُشوع و خُضوع سے ادا فرماتے ❁ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کم از کم تین مرتبہ قرآنِ کریم کا خَتْم فرماتے

www.dawateislami.net

❁ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چونکہ حافِظِ قراٰن تھے اس لئے اکثر تلاوتِ قراٰنِ کریم کا سلسلہ جاری رہتا ❁ دورانِ سفر بھی تلاوت فرماتے اور اگر اس دَوران آیتِ سجدہ آجاتی تو فوراً سُواری سے اتر کر سجدۂ تلاوت ادا فرماتے ❁ انفرادی نَماز میں رکوع وسُجود کی تسبیحات پانچ، سات، نو یا گیارہ مرتبہ تک ادا فرماتے ❁ سفر کے لئے اکثر آپ پیر یا جُمعرات کے دن کا اِنتخاب فرماتے ❁ کپڑا پہننے، آئینہ دیکھنے، پانی پینے، کھانا کھانے، چاند دیکھنے اور دیگر مَعمولات میں جو مَسنون دعائیں مَروی ہیں ان کا اہتمام فرماتے ❁ نَماز کی تمام سُنّتوں اور مُستَحَبّات کا خوب اہتمام فرماتے ❁ جب کوئی بُزُرگ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ❁ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے ❁ علّامہ بَدْرُ الدّین سَرہِندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے عِلْم نہیں کہ کبھی کوئی شخص سلام میں آپ سے سبقت لے گیا (یعنی پہل کرنے میں کامیاب ہوا) ہو ❁ سر پر عِمامہ شریف سجائے رکھتے ❁ پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اُوپر ہوا کرتا۔ (حَضَراتُ القُدُس، دفتر دُوُم ص ۸۰ تا ۹۲ مُلَخَّصًا)

حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کا عِمامہ شریف

حضرتِ سیِّدُنا امامِ ربانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی، شیخ احمد فاروقی سَرہِندی نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے متعلِّق مَنقول ہے کہ عِمامہ شریف آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سرِ مبارک پر ہوتا اور شملہ دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۲ مُلَخَّصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارَکہ میں عِمامہ شریف باندھنے کے بَہُت

www.dawateislami.net

سے فضائل بیان کیے گئے ہیں: چُنانچِہ

باعِمامہ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّابَ ج۲ ص۴۰٦ حدیث۳۸۰۵ ، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٦ ص۲۱۳)

کیا عِمامہ صِرْف عُلَما ہی باندھیں؟

حضرتِ علّامہ مفتی محمد وقارُ الدّین قادری رضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عِمامہ صِرْف عُلَما و مَشائخ ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے سنّت ہے اور عِمامے کی فضیلت اور عِمامہ باندھ کر نَماز پڑھنے کی فضیلت اَحادیث میں بیان کی گئی ہے اس لئے ہر بالِغ مَرد کے لئے عِمامہ باندھنا ثواب کا کام ہے اور اچّھے کام کی عادت ڈالنے کے لئے بچّوں کو بھی اس کی تعلیم دینی چاہئے۔ (وقار الفتاوٰی ج۲ ص۲۵۲)

عالِم اور جاہِل سب عِمامہ باندھیں

بَحْرُ الْعُلُوم حضرت علّامہ مُفتی عبدُ الْمنان اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ایک سوال (عام مسلمان یعنی غیرِ عالم کو عمامہ باندھنا سنّت ہے یا نہیں؟) کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مسلمان چاہے عالم ہو یا غیرِ عالم اسے عمامہ باندھنا سنّت ہے، امام بَیْہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے شُعَبُ الْاِیْمان میں حضرتِ (سیِّدُنا) عُبادہ بن صامِت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

www.dawateislami.net

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: ''عمامہ باندھنا اِختیار کرو کہ یہ فِرِشتوں کا نشان ہے اور اس (شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔'' [شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۶ حدیث: ۶۲۶۲] ''بہارِ شریعت'' میں ہے کہ عمامہ باندھنا سنّت ہے۔[بہار شریعت ج ۳ ص ۴۱۸] ان اَحکام سے یہی ظاہر ہے کہ مسلمان خواہ عالم ہو یا چاہے جاہل سب کو عمامہ باندھنے کا حُکم ہے۔ (فتاوٰی بحر العلوم ج ۵ ص ۱۱ ۴ ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِتّباعِ سنّت عشقِ رسول کی علامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّے عاشقِ رسول کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّت کے مُطابِق گزارنے کی کوشِش کرتا ہے، یوں سُنّتِ نبوی کو عملی طور پر اپنانے کی وجہ سے عاشقِ صادِق کا دل عشقِ مصطفٰے میں تڑپتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا ہر عمل سُنّتِ مصطفٰے کی عملی تصویر ہوا کرتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ اپنی گفتگو، چلنے پھرنے اور زندگی کے دیگر مَعمولات سنّت کے مُطابِق گزارتے، سنّتوں کی بَرَکت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کو جو مقام و مرتبہ نصیب ہوا اس کے متعلّق آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: نبیِّ کریم، رءُوفٌ رّحیم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے کمالِ اِتّباع (یعنی مکمّل پیروی) کی وجہ سے مجھے ایسے مقام سے سرفراز کیا گیا جو ''مقامِ رِضا'' سے بھی بُلند و بالا ہے۔(حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۷۷) سنّتوں کے مُطابِق زندگی گزارنا بہُت بڑی سعادت ہے کہ اس کی بَرَکت سے مقامِ محبوبیت نصیب ہوتا ہے جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ''ہر وہ چیز جس میں محبوب کے اَخلاق و عادات پائی جائیں محبوب کے ساتھ وابستگی اور اس کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ بھی محبوب اور پیاری ہوجاتی ہے،اس کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے:

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ترجَمۂ کنزالایمان: تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ۳،اٰلِ عمرٰن:۳۱)

لہٰذا اللہ تعالٰی کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں کوشش کرنا بندے کو مقامِ مَحبوبیت تک لے جاتا ہے،تو ہر عقلمند پر لازِم ہے کہ اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِتّباع میں ظاہِراً و باطِناً پوری کوشش کرے۔'' (مکتوباتِ امامِ ربّانی،دفتر اول،حصہ دوم،مکتوب۱۶، ج۱ص۵)

تَصانیف

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی تَصانیف میں سے فارسی ''مکتوباتِ امامِ ربّانی'' زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کے عَرَبی، اردو، تُرکی اور انگریزی زبانوں میں تَراجِم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے چار رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں: (۱) اِثْبَاتُ النُّبُوَّۃ (۲) رِسالہ تَہْلِیْلِیَّہ (۳) معارِفِ لَدُنِّیَّہ (٤) شرحِ رُباعیات۔

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے 11 اَقوال

❁ حلال وحرام کے معاملے میں ہمیشہ باعمل عُلَما سے رجوع کرنا چاہیے اور ان کے فتاوٰی کے مُطابِق عمل کرنا چاہیے کیونکہ نَجات کا ذَرِیعہ شریعت ہی ہے۔ (ایضاً،حصہ سوم،مکتوب۱۶۳،ج۱ص٤٦)

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودشریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

❁ اَحکامِ شریعت کی صحیح نوعیت عُلَمائے آخرت سے معلوم کیجیے ان کے کلام میں ایک تاثیر ہے، شاید ان کے مُبارک کلمات کی بَرَکت سے عمل کی بھی توفیق مل جائے۔ (ایضاً، حصّہ دوم، مکتوب ۷۳ ج ۱ص۵۹)

❁ تمام کاموں میں ان باعمل عُلَمائے کِرام کے فتاوٰی کے مطابِق زندگی بسر کرنی چاہیے جنہوں نے ''عزیمت'' کا راستہ اختیار کر رکھا ہے اور ''رُخصت'' سے اِجتِناب کرتے (یعنی بچتے) ہیں نیز اس کو نَجاتِ اَبَدی واُخروی کا ذَرِیعہ ووسیلہ قرار دینا چاہیے۔ (ایضاً، مکتوب ۷۰ ج ۱ص۵۲)

❁ نَجاتِ آخرت تمام اَفعال واَقوال، اُصول وفُروع میں اہلسنّت کی پیروی کرنے پر مَوقوف ہے۔ (ایضاً، مکتوب ۶۹ ج ۱ص۵۰)

❁ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہ تھا۔ (ایضاً، دفتر سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۱۰۰ ج ۲ص۷۵)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص عِلمِ غیب پر اپنے خاص رسولوں کو مُطّلع (یعنی باخبر) فرماتا ہے۔ (ایضاً، دفتر اوّل، حصّہ پنجم، مکتوب ۳۱۰ ج ۱ص۱۶۰)

❁ حُضُورشاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِیْن کو ذِکرِ خیر (بھلائی) کے ساتھ یاد کرنا چاہیے۔ (ایضاً، حصّہ چہارم، مکتوب ۲۶۶ ج ۱ص۱۳۲)

❁ صَحابۂ کرم عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے افضل حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں پھر ان کے بعد سب سے افضل سیِّدُ نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، ان دونوں باتوں پر صَحابۂ کرام اور تابعین کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا اِجماع ہے، نیز امامِ اعظم ابوحنیفہ وامامِ شافعی و امام مالک و امامِ احمد بن حَنْبل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم اَجْمَعِیْن اور اکثر عُلَمائے اہلسنّت کے نزدیک

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد تمام صَحابۂ کرام میں سب سے افضل سیِّدُنا عُثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، پھر ان کے بعد سب سے افضل سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ (ایضاً، مکتوب ۲۶۶ ج ۱ص ۱۲۹، ۱۳۰ ملخصاً)

❁ مجلسِ میلاد شریف میں اگر اچّھی آواز کے ساتھ قراٰنِ کریم کی تلاوت کی جائے، نعت شریف اور صَحابہ واہلِ بیت واولیائے کاملین رضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِیْن کی مَنْقَبَت پڑھی جائے تو اس میں کیا حرج ہے! (مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفترِ سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۷۲ ج ۲ص ۱۰۷ ملخّصًا)

❁ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کمالِ مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آدمی حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دُشمنوں سے کامل دُشمنی رکھے۔

(ایضاً، دفترِ اوّل، حصّہ سوم، مکتوب ۱۶۵ ج ۱ص ۴۸ ملخّصًا)

گانا بجانا زَہرِ قاتِل ہے

❁ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: گانے بجانے کی خواہش مت کیجیے، نہ اس کی لذّت ہی پر فدا ہوں کیوں کہ یہ شَہْد ملا قاتل زَہر ہے۔ (ایضاً، دفترِ سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۴۳ ج ۲ص ۸۶ ملخّصًا)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے سننا سنانا شیطانی اَفعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ گانے باجوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے کہ اس کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جاسکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے: جو شخص

www.dawateislami.net

کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۲۵٤ حدیث ۲۲۸٤۳)

مَناقِبِ غوثِ صمدانی بزبانِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحہ 422 پر ہے: حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جو کچھ فُیُوض و برکات کا مَجْمع ہے وہ سب سرکارِ غوثیت سے ملے ہیں۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُورِ الشَّمْسِ یعنی چاند کی روشنی سورج کے نُور سے مُستفاد ہے۔

(مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفترِ سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۱۲۳ ج ۲ ص ۱٤۵ ملتقطًا)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور اعلٰی حضرت

(پانچ ملتی جُلتی صِفات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مُبارک حیات کے کئی گوشے ایسے ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی سیرت کی جھلک نظر آتی ہے بلکہ تعلیم وتربیّت، دینی خدمات حتّٰی کہ وصال کے مہینے میں بھی یکسانیت ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

﴿۱﴾ حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما دونوں کا نام احمد ہے ﴿۲﴾ دونوں بُزرگوں نے اپنے اپنے والِد سے عِلْمِ دین حاصل کیا ﴿۳﴾ دونوں حضرات

www.dawateislami.net

کی تمام عُمْر اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی میں بسر ہوئی ﴿٤﴾ دونوں صاحِبان نے کبھی بھی باطِل کے سامنے سر نہیں جھکایا ﴿٥﴾ دونوں اولیائے کرام کا وِصال صفرُالْمُظفَّر میں ہوا۔

مکتوباتِ امامِ ربّانی اور اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں **"مکتوباتِ امام ربّانی"** سے ایک فرمان نَقْل کر کے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے فرمان کو **ارشادِ ہدایت** قرار دیا ہے چُنانچہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک اہلِ مَحبّت کو گُمراہ لوگوں کی صُحبت کے نقصانات سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ جیسے صُوفی صافی مَنِش کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور عین ہدایت کے اِمتِثال (حُکم بجالانے) کی اُمّید رکھتا ہوں۔ پھر حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مکتوب کا کلام ذِکر فرما کر ارشاد فرمایا "مولانا انصاف! آپ یا زید یا اور ارا کین مَصلحتِ دین و مذہب زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخِ مُجَدِّد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے اُمّید نہیں کہ اس **اِرشادِ ہدایت بنیاد کو مَعاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ لَغْو و باطِل جانئے، اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانئے۔" (مکتوباتِ امام احمد رضا ص ۹۰ ملخّصاً)

آثارِ وصال

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی 1033ھ میں سَرہِند شریف آکر خَلْوت نَشین (یعنی سب سے الگ تھلگ) ہو گئے۔ اپنے خالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کی

www.dawateislami.net

لگن نے مخلوق سے بے نیاز کردیا۔اس خَلْوتِ خاص (یعنی خصوصی تنہائی) میں صِرْف چنداَفراد کوحُجرے(یعنی کمرے) میں آنے کی اجازت تھی جن میں صاحبزادگان خواجہ محمد سعیداورخواجہ محمد معصوم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما،خُلَفائے کرام میں سے حضرتِ خواجہ محمد ہاشم کِشمی ،حضرتِ خواجہ بْدرُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما اور دو ایک خادِم۔حضرتِ خواجہ محمد ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ وصال (یعنی انتِقال) سے قبل ہی دکن تشریف لے گئے تھے۔حضرتِ خواجہ بْدرُالدّین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ آخر وَقْت تک حاضر رہے۔جب حضرتِ خواجہ محمد ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رُخصت ہونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے فرمایا: ''دُعا کرتا ہوں کہ آخرت میں ہم ایک جگہ جَمْع ہوں۔'' (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۲۸۲تا۲۸۵مُلَخَّصًا)

وصال مُبارک

28صفرُ الْمُظَفَّر 1034ھ/ 1624ء کو جانِ عزیزا پنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کردی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص۲۰۸)

نَمازِ جَنازہ و تَدفین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نَمازِ جنازہ آپ کے شہزادے حضرتِ خواجہ محمد سعید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے پڑھائی۔اس کے بعد شہزادۂ مرحوم حضرتِ خواجہ محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق کے پہلو میں دَفْن کردیا گیا۔یہ وُہی مقام تھا جہاں حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنی زندگی میں ایک نُور دیکھا تھا اور وصیّت فرمائی تھی: ''میری قبر میرے بیٹے کی قبر کے

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

سامنے بنانا کہ میں وہاں جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری دیکھ رہا ہوں۔'' اس قُبّے (یعنی گنبد) میں پہلے شہزادۂ مرحوم حضرتِ خواجہ محمد صادق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق 1025ھ کی تدفین ہوئی اور اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو ان کے پہلو میں دَفْن کیا گیا۔ اب اس رَوضہ شریف کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔

(زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۲۹٤-۲۹٦، ۳۰۵ مُلَخَّصًا)

اَولاد کے مُبارک نام

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سات شہزادے اور تین شہزادیاں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے: **شہزادگان:** ﴿۱﴾ حضرتِ خواجہ محمد صادِق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق ﴿۲﴾ حضرتِ خواجہ محمد سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۳﴾ حضرتِ خواجہ محمد معصوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿٤﴾ حضرتِ خواجہ محمد فرُّخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۵﴾ حضرتِ خواجہ محمد عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿٦﴾ حضرتِ خواجہ محمد اشرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۷﴾ حضرتِ خواجہ محمد یحیٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ۔ **شہزادیاں:** ﴿۱﴾ بی بی رقیہ بانو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا ﴿۲﴾ بی بی خدیجہ بانو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا ﴿۳﴾ بی بی اُمِّ کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات)

خُلَفائے کِرام

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے چند خُلَفائے کِرام کے نام یہ ہیں: (۱) صاحبزادہ خواجہ محمد صادِق (۲) صاحبزادہ خواجہ محمد سعید (۳) صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم

www.dawateislami.net

(٤) حضرت میر محمد نعمان برہان پوری (۵) شیخ محمد طاہر لاہوری (٦) شیخ کریمُ الدّین بابا حسن ابدالی (۷) خواجہ سید آدم بنّوری (۸) شیخ نور محمد پٹنی (۹) شیخ بدیعُ الدّین (۱۰) شیخ طاہر بَدَخشی (۱۱) شیخ یار محمد قدیم طالَقانی (۱۲) حضرت عبدُ الہادی بدایونی (۱۳) خواجہ محمد ہاشم کِشمی (١٤) شیخ بدرُ الدّین سَرہِندی رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالٰی۔ (حَضَراتُ القُدس)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور خُلَفائے اعلٰی حضرت

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ایک خلیفہ امامُ الْمُحدِّثین حضرت سیِّدُنا محمد دیدار علی شاہ اَلْوَرِی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بھی نقشبندی مُجَدِّدی ہیں۔ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خُلَفا کو بھی حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے بے پناہ عقیدت و محبّت تھی، سیِّدی قطبِ مدینہ حضرتِ قبلہ ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے ایک مرتبہ سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: ''حضرت مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔'' (سیدی ضیاء الدین احمد القادری ج۱ ص۵۰۹ ملخّصًا) خلیفۂ اعلٰی حضرت سیِّدُنا ابُو الْبرکات سیِّد احمد قادری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ''40 اِرشادات'' جمع فرمائے ہیں۔

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں اپنے ولیِّ برحق حضرتِ سیِّدُنا امامِ ربّانی مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے صَدقے بے حساب مغفِرت سے مُشرَّف فرما کر جنّتُ الْفِردوس میں اپنے پیارے حبیب

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفِردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

صفر المظفّر ١٤٣٨ھ
نومبر 2016ء

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ کریم		زبدۃ المقامات	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول 1307ھ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حضرات القدس	محکمۂ اوقاف پنجاب مرکز الاولیا لاہور 1971ء
مسلم	دار ابن حزم بیروت	جامع کرامات الاولیاء	مرکز اہلسنّت برکات رضا الہند
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	مکتوبات امام احمد رضا	مکتبہ نبویہ مرکز الاولیا لاہور
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	سیرت مجدد الف ثانی	امام ربانی فاؤنڈیشن باب المدینہ کراچی
الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	سیدی ضیاء الدین احمد القادری	حزب القادریہ مرکز الاولیا لاہور
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
التیسیر	مکتبۃ الامام الشافعی ریاض	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور	وقار الفتاوٰی	بزم وقار الدین باب المدینہ کراچی
اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی بحر العلوم	شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور
مکتوباتِ امام ربانی	کوئٹہ	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مبدا و معاد	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول	حدائقِ بخشش شریف	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
100 حاجتیں پوری ہوں گی	1	مغفِرت کی بشارت	15
ولادت باسعادت	1	ثواب کا تحفہ (حکایت)	15
قلعے کی تعمیر اور پانچویں جدِّ امجد کی برکت (حکایت)	2	حکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول	16
والدِ ماجد کا مقام	3	ہزار دانے والی تسبیح	17
تعلیم وتربیت	4	بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حکایت	17
جاہل صوفی شیطان کا مَسخرہ	5	تمام عورتوں میں سب سے پیاری بی بی عائشہ	18
بیٹا ہو تو ایسا!	6	ولی ولی کو پہچانتا ہے (حکایت)	19
باپ دیکھے اَولاد ثواب کمائے	6	"سرہند شریف" کے نوحروف کی نسبت سے 9 کرامات	19
مُجدّدِ اَلف ثانی کا حُلیہ مبارک	7	﴿۱﴾ ایک وقت میں دس گھروں میں تشریف آوری (حکایت)	19
سنّتِ نکاح	8	﴿۲﴾ فوراً بارِش بند ہوگئی (حکایت)	20
مُجدّدِ اَلف ثانی حنفی ہیں	8	﴿۳﴾ اسے ہاتھی کے پاؤں تلے کُچلوا دیا جائے (حکایت)	20
شانِ امامِ اعظم بزبانِ مُجدّدِ الفِ ثانی	8	﴿۴﴾ بچّے کے بارے میں غیبی خبر دی (حکایت)	21
اجازت وخلافت	9	﴿۵﴾ دل کی بات جان لی! (حکایت)	21
پیرو مُرشد کا ادب واحترام (حکایت)	9	﴿۶﴾ مانگ کیا منگتا ہے؟ (حکایت)	22
مزار شریف پر حاضری	10	﴿۷﴾ مُرید کی مدد فرمائی (حکایت)	22
نیکی کی دعوت کا آغاز	11	﴿۸﴾ بدعقیدگی کا خواب میں علاج فرما دیا (حکایت)	23
امام غزالی کے گستاخ کو ڈانٹا (حکایت)	11	﴿۹﴾ اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی (حکایت)	25
گستاخ کا عبرتناک انجام (حکایت)	12	مٹّی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ (حکایت)	25
شوقِ تلاوت	13	سادہ کاغذ کا بھی ادب	26
سنّت پر عمل کا انعام (حکایت)	13	راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریئے	26
سونے، جاگنے کے 5 مَدَنی پھول	14	حُروف کی تعظیم کی جائے	26

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جوانی کیسے گزاریں؟	27	گانا بجانا زہرِ قاتل ہے	36
جوانی نعمت خداوندی	28	کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا	36
حافظِ قرآن کا ادب	29	مَناقبِ غوث صمدانی بزبانِ مُجدِّدِ الفِ ثانی	37
مُجدِّدِ اَلفِ ثانی کے 40 معمولات	29	مُجدِّدِ الفِ ثانی اور اعلیٰ حضرت (پانچ ملتی جلتی صفات)	37
حضرت مُجدِّدِ اَلفِ ثانی کا عمامہ شریف	31	مکتوباتِ امامِ ربّانی اور اعلیٰ حضرت	38
باعمامہ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر	32	آثارِ وصال	38
کیا عمامہ صِرف علما ہی باندھیں؟	32	وصال مبارک	39
عالم اور جاہل سب عمامہ باندھیں	32	نَمازِ جنازہ و تدفین	39
اتباعِ سنّت عشقِ رسول کی علامت	33	اَولاد کے مُبارک نام	40
تصانیف	34	خُلفائے کرام	40
مُجدِّدِ الفِ ثانی قدس سرّہ النّورانی کے 11 اَقوال	34	مُجدِّدِ الفِ ثانی اور خلفائے اعلیٰ حضرت	41

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کامیابی کا نُسخہ!!

ارشادِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن: **فَلاح** ظاہر یہ (ہے) کہ دل و بدن دونوں پر جتنے اَحکامِ اِلٰہیہ (یعنی اللہ عزّوجلّ کے اَحکام) ہیں (وہ) سب بجالائے، نہ کسی کبیرہ (یعنی بڑے گناہ) کا اِرتکاب کرے، نہ کسی صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) پر مُصِر (یعنی اَڑا) رہے۔ نَفْس کے **خصائلِ ذمیمہ** (یعنی بُری خصلتیں مثلاً بُخل اور حَسَد وغیرہ) اگر دَفْع (یعنی دُور) نہ ہوں تو مُعَطَّل رہیں، ان پر کاربند (یعنی عمل پیرا) نہ ہو مثلاً دل میں بُخل ہے تو نفس پر جبر (یعنی زور) کر کے ہاتھ کُشادہ رکھے، حَسَد ہے تو محسود (یعنی جس سے حَسَد ہے اس) کی بُرائی نہ چاہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۵۰۳)

ISBN 978-969-631-823-1
9125572
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net